قبرستان پر چھت بنا کر جنازہ گاہ بنانا

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Pin6828
تاریخ07-09-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمارے علاقے میں کافی پرانا ایک وقفی قبرستان ہے، جس کے گرد چار دیواری بنی ہوئی ہے، ہمارے علاقے میں جنازہ پڑھنے کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے، کبھی سڑک پر اور کبھی گلیوں میں نماز جنازہ پڑھتے ہیں۔ اب ہمارے لوگ یہ چاہتے ہیں کہ قبرستان کے کچھ حصے پر چھت ڈال کر اوپر جنازہ گاہ بنادی جائے، کیا اس طرح کرنا، شرعاً جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللّٰھم ھدایۃ الحق و الصواب

صورت مسئولہ میں اگر اس طرح ممکن ہو کہ قبرستان کی وقف جگہ سے باہر ستون قائم کر کے اوپر چھت ڈال کر اس چھت کو جنازہ گاہ قرار دیا جائے، اس طرح کہ قبرستان کی زمین نہ رکے، نہ اس میں دعا کے لیے مردوں کے عزیز و اقارب کے آنے جانے کا راستہ رکے، نہ اس چھت کے ستون مسلمانوں کی قبور پر واقع ہوں، بلکہ قبرستان کی وقف جگہ کی حدود سے باہر ہوں، تو اس صورت میں چھت ڈال کر اس پر مسجد یا مدرسہ بنانے میں کوئی حرج نہیں، جبکہ جس زمین میں ستون قائم کیے جائیں، اگر وہ کسی مسلمان کی ملک ہے، تو وہ مالک اسے اس کام کے لیے وقف کر دے اور اگر گورنمنٹ کی اُفتادہ (ناکارہ) زمین ہے، تو اس کاروائی سے مسلمانوں کے راستے وغیرہ کو ضرر نہ ہو اور کاروائی اہل محلہ خود کریں یا ان کے اذن سے ہو کہ ان حالتوں میں کوئی بے جا تصرف نہیں ہو گا، نہ وقف رکے گا، نہ اس کی زمین کسی دوسرے کام میں صرف ہو گی، صرف بالائی ہوا، جو نہ موقوف تھی نہ مملوک، اس میں ایک تصرف ہو گا، جو مسلمانوں کے نفع کے لیے ہے، اس میں کسی قسم کا ضرر نہیں ہے۔ اگر ستون قبرستان کی وقف جگہ میں ہوں، تو یہ جائز نہیں ہو گا، اگرچہ کسی قبر پر نہ ہوں، کیونکہ یہ جگہ قبرستان کے لیے وقف ہے، تو اس میں صرف قبریں ہی بنائی جاسکتی ہیں، اس کے علاوہ کسی اور کام میں اس کو استعمال کرنا، جائز نہیں۔

سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن قبرستان پر چھت ڈال کر اس کو مسجد کر دینے کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: "مسجد قدیم لبِ مقبرہ واقع ہے، یہ بیرون حدود مقبرہ ستون قائم کرکے اوپر کافی بلندی پر پاٹ کر چھت کو صحن مسجد سابق سے ملاکر مسجد کر دینا چاہتا ہے، اس طرح کہ زمین مقبرہ نہ رکے، نہ اس میں دفن مَوتیٰ کرنے اور اس کی غرض سے لوگوں کے آنے جانے کی راہ رکے، نہ اس چھت کے ستون قبور مسلمین پر واقع ہوں، بلکہ حدود مقبرہ سے باہر ہوں کہ اس میں حرج نہیں، جبکہ وہ زمین جس میں ستون قائم کیے گئے، متعلق مسجد ہو اور کاروائی اہل محلہ کی یا ان کے اذن سے ہو یا وہ زمین اس بانی سقف یا کسی دوسرے مسلمان کی ملک ہو اور مالک اسے ہر کام کے لیے وقف کر دے یا وہ زمین افتادہ بیت المال کی ہو اور اس میں اس کاروائی سے مسلمانوں کے راستے وغیرہ کو ضرر نہ ہو کہ ان حالتوں میں اس نے کوئی بے جا تصرف نہ کیا، نہ وقف کو روکا، نہ اس کی زمین کو کسی دوسرے کام میں صرف کیا صرف بلائی ہوا میں کہ نہ موقوف تھی، نہ مملوک، ایک تصرفِ غیر مضر نفع مسلمین کے لیے کیا۔

ہندیہ میں حق عام کی شے پاٹ کر اس پر مسجد اس طرح بنانے کا جس سے ان حقوق کو ضرر نہ پہنچے جزئیہ یہ ہے: "فی نوادر ھشام سألت محمد الحسن عن نھر قریۃ کثیرۃ الأھل لا یحصی عددھم و ھو نھر قناۃ أو نھر واد لھم خاصۃ، و أراد قوم أن یعمروا بعض ھذا النھر و یبنوا علیہ مسجدا و لا یضر ذلک بالنھر و لا یتعرض لھم أحد من أھل النھر، قال محمد رحمہ اللہ تعالیٰ یسعھم أن یبنوا ذلک المسجد للعامۃ أو المحلۃ کذا فی المحیط" ہشام نے نوادر میں کہا کہ میں نے امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے دریافت کیا: ایک کثیر آبادی والے قصبہ میں ایک نہر ہے، جو کہ جنگل یا پہاڑ کے نالے کی صورت میں ہے اور وہ خاص انہی لوگوں کی ہے، اب کچھ لوگوں کا ارادہ ہوا کہ وہ نہر کے کچھ حصہ پر تعمیر کر کے مسجد بنا دیں، اس سے نہ تو نہر کو کوئی نقصان ہے اور نہ ہی نہر والوں میں سے کسی کو کوئی اعتراض ہے؟ تو امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ان لوگوں کو ایسی مسجد بنانے کا اختیار ہے، چاہے وہ مسجد اہل محلہ کے لیے بنائیں یا عام لوگوں کے لیے، جیسا کہ محیط میں ہے۔

اور یہیں سے ظاہر ہو گیا کہ وہ سقف بھی مسجد ہو جائے گی اور اس میں نمازی کو ثواب مسجد ملے گا اور اس کے

نیچے قبریں ہونا اس بنا پر کہ ہمارے علماء نے قبروں کے سطح بالائی کو حق میت لکھا ہے اور مسجد کا جمیع جہات میں حقوق العباد سے منقطع ہونا لازم ہے، ہر گز مانع مسجدیت نہ ہوگا کہ اس حق سے مراد کسی کی ملک یا وہ حق مالکانہ ہے، جس کے سبب وہ اس مسجد میں تصرف سے مانع آسکے کہ جب ایسا ہوگا تو وہ خالص لوجہ اللہ نہ ہوئی، اور مسجد کا خالص لوجہ اللہ ہونا ضرور ہے۔" **(فتاوی رضویہ جلد16، صفحہ303تا305، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)**

سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن قبرستان میں مدرسہ اور کتب خانہ بنانے کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: "وقف کی تبدیل جائز نہیں، جو چیز جس مقصد کے لیے وقف ہے، اسے بدل کر دوسرے مقصد کے لیے کر دینا روا نہیں، جس طرح مسجد یا مدرسہ کو قبرستان نہیں کر سکتے، یونہی قبرستان کو مسجد یا مدرسہ یا کتب خانہ کر دینا حلال نہیں۔ سراج وہاج پھر فتاوی ہندیہ میں ہے:"لا یجوز تغیر الوقف عن هیأته فلا یجعل بستاناً ولا الخان حماماً ولا الرباط دکاناً إلا إذا جعل الواقف إلی الناظر مایری فیه مصلحة الوقف اھ"۔ وقف کو اس کی ہیئت سے تبدیل کرنا، جائز نہیں، لہذا گھر کا باغ بنانا اور سرائے کا حمام بنانا اور رباط کا دکان بنانا، جائز نہیں، ہاں جب واقف نے نگہبان پر معاملہ چھوڑ دیا ہو کہ وہ ہر وہ کام کر سکتا ہے جس میں وقف کی مصلحت ہو، تو جائز ہے، اھ۔

قلت: جب ہیئت کی تبدیلی جائز نہیں، تو اصل مقصود کی تغییر کیونکر جائز ہوگی۔"

(فتاوی رضویہ، جلد9، صفحہ457، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: "مسلمانوں کو تغییر وقف کا کوئی اختیار نہیں، تصرف آدمی اپنی ملک میں کر سکتا ہے، وقف مالک حقیقی جل وعلا کی ملک خاص ہے، اس کے بے اذن دوسرے کو اس میں کسی تصرف کا اختیار نہیں۔"
(فتاوی رضویہ، جلد16، صفحہ232،231، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدہ المذنب محمد نوید چشتی عفی عنہ

29محرم الحرام 1443ھ 07ستمبر 2021ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے